بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر ——— یوم شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۰ شہادت ۱۳۲۲ ہش | ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۴۳ء | نمبر ۸۵

## مدینۃ المسیح

قادیان ۹ شہادت ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۱۰ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب ہنوز لاہور میں ہی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ ... صاحبہ اور میر سید احمد صاحب کے گلے کا اپریشن اچھا ہو گیا ہے۔ احباب دونوں کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کو ضعف قلب کی تکلیف زیادہ ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری کی چھوٹی لڑکی بعمر ۹ ماہ فوت ہو گئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔



۴ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ

# معاصر "پرتاپ" میں ایک نامناسب و ناخوشگوار تذکرہ

معاصر پرتاپ نے معلوم نہیں کس مصلحت کی بنا پر ۸ اپریل کی اشاعت میں "مہاشہ راجپال کی یاد میں" کے عنوان سے ایک شذرہ نمایاں طور پر چوکھٹے میں شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ "آج سے چودہ برس پہلے اسی دن ہمارے بھائی مہاشہ راجپال ہم سے جدا ہوئے تھے۔ جس نوجوان نے انہیں جام شہادت پلایا۔ اس نے سمجھا۔ کہ اس نے اپنے مذہب کی بھاری خدمت انجام دی ہے۔ یہ معاملہ اس کے اور اس کے خدا کے درمیان ہے۔ ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے اتفاق نہیں آج ہم اپنے بھائی مہاشہ راجپال کے چرنوں میں شردھانجلی بھینٹ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے خیال میں انہوں نے اپنے ضمیر کی بلی پر اپنی جان عزیز چڑھا دی۔ ان کی زندگی دوسروں کے لئے راہ ہدایت بن سکتی ہے"۔

ہم اس شذرہ پر اظہار افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اور اس ملک کی بدقسمتی پر بھی جس کی اخبار نویسی کی باگ ایسے غیر ذمہ دار ہاتھوں میں ہے۔ اگر محض اپنے ضمیر کی بلی پر جان دے دینا ہی ایک شخص کو اس اعزاز کا مستحق قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ کہ اس کے چرنوں میں شردھانجلی بھینٹ کی جائے۔ تو پرتاپ نے اس نوجوان کو کیوں فراموش کر دیا۔ جس نے مہاشہ راجپال کو قتل کیا تھا۔ آخر اس نے بھی تو اپنے ضمیر کی بلی پر اپنی جان عزیز چڑھا دی تھی۔ اور اگر محض اپنے ضمیر کی بلی پر اپنی جان عزیز چڑھا دینے سے کسی کی زندگی دوسروں کے لئے راہ ہدایت بن سکتی ہے۔ تو یقیناً علم الدین کی زندگی بھی راہ ہدایت تسلیم کی جانی چاہیئے

یہ شذرہ ایک ایسے اخبار کا ہے۔ جو آزادی ہندوستان کے لئے سخت بےچینی کا اظہار کرتا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف اس کی ذہنی حالت یہ ہے۔ کہ اس کے نزدیک دنیا کے کروڑوں انسانوں کے نازک ترین جذبات کو شدید ترین صدمہ پہونچانے والا شخص اس دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد خاص طور پر یاد رکھے جانے کے قابل اور اس اعزاز کا مستحق ہے۔ کہ اس کے پاؤں میں عقیدت کے پھول نچھاور کئے جائیں۔ محض اس وجہ سے کہ وہ اس کا ہم قوم اور ہم عقیدہ ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر اس قسم کے تنگ اور پست خیال لوگوں کو آزادی حاصل ہو جائے۔ اور انہیں بااختیار بنا دیا جائے۔ تو ملک کی حالت کیا ہو گی۔

اصل بات یہ ہے کہ بین الاقوامی جھگڑے اس وقت تک کبھی دور نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ اقوام بھی اپنے معاملات کی بنیاد اخلاق پر نہ رکھیں گی۔ بدقسمتی سے ہمارے اہل ملک کی عام ذہنیت یہ ہے۔ کہ اگر کوئی ہندو مسلمانوں کے مذہبی بزرگوں اور پیشواؤں کو جی بھر کے برا بھلا کہتا۔ اور گالیاں دیتا ہے۔ تو سب وشتم اور گالی گلوچ کو برا فعل سمجھنے کے باوجود تمام ہندو قابل قدر وجود سمجھیں گے۔ بلکہ اسے ایک قومی ہیرو کا درجہ دیں گے۔ اور اسی طرح مسلمانوں کا حال ہے ہم راجپال کی عزت افزائی کے لئے ہندوؤں کو ہی مطعون نہیں کرتے۔ بلکہ علم الدین کو ایک قومی ہیرو کی حیثیت میں پیش کرنے والے مسلمان بھی ہمارے نزدیک خطاکار ہیں۔ امن و آشتی اور محبت و پیار کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا طریق اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ کہ ہر قوم دوسری کے ساتھ معاملہ کرنے میں بھی اپنے آپ کو اسی طرح اخلاق اور دیانت کا پابند سمجھے۔ جس طرح افراد باہم معاملہ کے وقت عام طور پر ضابطۂ اخلاق کی پابندی کرتے ہیں۔ ہندوستان میں فرقہ وارانہ منافشات کو دور کرنے کے لئے ایک نہایت اہم بات ہے جس کی طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اہل ملک بلکہ اہل عالم کو کئی بار متوجہ کر چکے ہیں۔

ذکر و فکر

# خدا تعالیٰ کی فوری تائید و نصرت کا ایک واقعہ

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

۲ اپریل کو دوپہر کی گاڑی سے کئی احباب بٹالہ سے پنشن لے کر قادیان واپس آ رہے تھے۔ کہ بٹالہ سٹیشن پر گاڑی چلنے کے وقت ایک غیر احمدی صوفی منش شخص جو گاڑی میں ہمارے ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا سلسلہ پر کچھ اعتراض کرنے لگا۔ باتوں باتوں میں اس نے کہا۔ کہ ہم نے مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو دیکھ لیا ہے ان میں کوئی قطب اور غوث نہیں ہے۔ کسی احمدی نے جواب دیا۔ کہ قطب اور غوث تو کوئی شرعی اصطلاح نہیں ہے۔ ہاں نبی صدیق شہید اور صالح پکے مسنون کے مدارج ہیں۔ ان کے متعلق پوچھو۔ وہ پھر بھی اپنی اصطلاحات پر مُصر رہا۔ اور کہنے لگا۔ کوئی قطب اور غوث دکھاؤ۔ مجھے تو ایک بھی اس جماعت میں سے قطب اور غوث نہیں معلوم ہوتا۔

**احمدی۔** آپ قادیان مقبرہ بہشتی کی زیارت کیجئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک قطب غوث ہی وہاں لیٹے ہوئے ہیں۔

**غیر احمدی۔** آپ زندہ لوگوں میں سے قطب دکھائیں۔

**احمدی۔** تو پھر آپ کے سامنے ہی ایک قطب بیٹھے ہیں (خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر بیت المال کی طرف اشارہ کر کے) اور ایک یہ آپ کے ساتھ بیٹھے ہیں (خانصاحب برکت علی صاحب کی طرف اشارہ کر کے) اسی طرح چند اور احمدی دوست جو اس کے اردگرد بیٹھے تھے۔ ان کی طرف اشارہ کیا۔ اور کہا دیکھئے یہ سب قطب ہیں۔

**غیر احمدی۔** یہ تو کہنے کی باتیں ہیں۔ اگر قطب ہیں تو قطبوں والی کرامت یا معجزہ دکھائیں۔

**احمدی۔** مثلاً؟ (اتنی دیر میں گاڑی بٹالہ سٹیشن سے نکل چکی تھی۔ اور خوب تیز چل رہی تھی)

**غیر احمدی۔** مثلاً قطب وہ ہوتا ہے کہ اگر دعا مانگے تو فوراً یہ چلتی گاڑی ٹھہر جائے۔ تب ہم مانیں کہ قطب ہیں۔

جونہی یہ مطالبہ اس نے کیا معاً اس چلتی گاڑی نے فوراً رفتار مدھم کر دی اور چند سیکنڈ میں وہ کھڑی ہو گئی۔ گاڑی کے لوگ جو توجہ سے اس مباحثہ کو سن رہے تھے۔ ان میں سے پچھلی بنچ پر سے ایک شخص پکار کر بولا۔ لو تمہارا مطالبہ تو پورا ہو گیا۔ اور گاڑی کھڑی ہو گئی۔

**احمدی۔** دیکھئے گاڑی کھڑی ہو گئی اب فرمایئے؟

غیر احمدی قطعاً پھر اس کا کوئی جواب نہ دے سکا۔ گاڑی میں اس فوری نشان کے ظہور پر غل مچ گیا۔ اور وہ بالکل مبہوت

# صوبہ یو۔پی میں کامیاب تبلیغی دورہ

مولوی عبدالمالک صاحب ، گیانی عباداللہ صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب پر مشتمل جو تبلیغی وفد صوبہ یو۔پی کا دورہ کر رہا ہے۔ ذیل میں اس وفد کی چوتھی رپورٹ جو مہاشہ محمد عمر صاحب کی تحریر کردہ ہے، درج کیجاتی ہے (ایڈیٹر)

## سانڈھن و کانپور میں تبلیغ

۸ ۳/۴۳ کو وفد بسلسلہ تبلیغ آگرہ سے سانڈھن کے لئے روانہ ہوا۔ اور راستہ میں ہم تینوں نے لوگوں سے مختلف مسائل پر گفتگو کی۔ خدا کے فضل و کرم سے اس گفتگو کا اچھا اثر رہا۔ سانڈھن میں چونکہ جلسہ کا انتظام نہ ہو سکا۔ البتہ ہم نے احمدی احباب کو جمع کر کے تربیت کے سلسلہ میں بعض نصائح کیں۔ اور مسجد کی مرمت و صفائی کی طرف بھی توجہ دلائی۔ سانڈھن میں بھی خدا کے فضل و کرم سے ایک بیعت ہوئی۔

۱۰ ۳/۴۳ کو ہمارا وفد آگرہ سے کانپور کے لئے روانہ ہوا راستہ میں بھی لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ بعض اصحاب نے ہمارے ایڈریس نوٹ کئے۔ کانپور میں ہمارا چھ دن قیام رہا۔ تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ اور ایک صاحب نے یہاں پر بھی بیعت کی۔ ۱۱ ۳/۴۳ کو صاحبداد خاں صاحب سب انسپکٹر پولیس نے اپنے مکان پر مدعو کیا۔ وہاں پر مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے ایک شخص کے سوال پر کہ احمدیت کو کیوں قبول کیا جائے۔ ایک مبسوط تقریر کی۔ جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور حضور کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ اور بیعت کی ضرورت واضح کی۔ اس تقریر کو حاضرین نے پوری دلچسپی سے سنا۔ اور اچھا اثر قبول کیا۔ بعض احباب کو قادیان آنے کی بھی دعوت دی گئی۔

۱۲ ۳/۴۳ کو محمد عیسیٰ صاحب نے اپنے مکان پر مدعو کیا اس موقعہ پر انہوں نے اپنے بعض معزز غیر احمدی دوستوں کو بلایا ہوا تھا۔ وہاں کافی دیر تک مختلف مسائل پر گفتگو ہوئی۔ چونکہ یہ گفتگو اہل علم احباب میں تھی۔ اسلئے بہت ہی عمدہ طریق پر ہوئی۔ اور خدا کے فضل سے اس گفتگو کا بھی اچھا اثر رہا۔

## کانپور میں جلسہ سیرت النبیؐ

۱۳ ۳/۴۳ کو جماعت احمدیہ کانپور نے جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا۔ سناتن دھرم ہائی سکول کا ہال جلسہ کے لئے حاصل کرنے کے لئے خاکسار اور مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے سناتن دھرم سبھا کے صدر سے ملاقات کی۔ صدر صاحب نے بخوشی ہال دیدیا۔ جماعت کے دوستوں نے جلسہ کی صدارت کیلئے مولانا حسرت موہانی کا نام تجویز کیا۔ خاکسار اور گیانی عباداللہ صاحب جماعت کے بعض دوستوں کے ساتھ اُنکے مکان پر گئے اور اُن سے ملاقات کی گئی۔ اس مختصر ملاقات میں ہم نے انکو نظام سلسلہ سے آگاہ کیا۔ مولانا نے وعدہ کیا۔ کہ میں صدارت کرونگا۔ لیکن اچانک اُن کا صاحبزادہ بیمار ہو گیا اور وہ صدارت کے لئے تشریف نہ لا سکے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک سکھ دوست سردار چمن سنگھ صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح میں ایک نظم پڑھی۔ اسکے بعد مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک سیرت پر تقریر کی۔ مولوی صاحب کے بعد ایک ہندو دوست بیدل صاحب نے تقریر کی۔ اور اس کے بعد خاکسار نے "شانتی کا اوتار" کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کا بھی اچھا اثر رہا۔ خاکسار کے بعد گیانی عباداللہ صاحب نے "ہمارا رسول غیروں میں مقبول" کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ گیانی صاحب کی تقریر کے بعد ایک سکھ دوست سٹیج پر تشریف لائے اور پھولوں کا ایک ہار گیانی صاحب کے گلے میں ڈال دیا۔ اور ایک محبت بھری نظم پڑھی۔ اسوقت ہال میں ایک خاص کیفیت طاری تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

کانپور کی جماعت کے دوستوں نے ہندی میں ایک ٹریکٹ بھگوان کرشن کا اوتار شائع کرنے کیلئے -/۲۰ کی رقم جمع کی۔ جس کے چار ہزار کی تعداد میں اشتہار شائع کیا گیا۔ جو کہ اجودھیا میں رام نومی پر تقسیم ہوگا۔

## لکھنؤ میں تبلیغ

۱۴ ۳/۴۳ کی شام کو ہم لکھنؤ آگئے۔ کیونکہ یہاں کی جماعت نے بھی ہم کو جلسہ سیرۃ النبیؐ میں شامل ہونے کی دعوت دی ہوئی تھی۔ اس جلسہ میں علاوہ اور احباب کے ہم تینوں کی تقریریں بھی ہوئیں۔ جنمیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس کے علاوہ لکھنؤ میں بعض مسلم اور غیر مسلم احباب کو بذریعہ ملاقات پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ مولوی عبدالمالک خاں صاحب نے احمدیہ دارالتبلیغ میں جماعت کی ایک میٹنگ میں ایک تقریر بھی کی۔ اسکے علاوہ دارالتبلیغ میں بھی بعض احباب کو پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ ایک آریہ سماجی دوست سے خاکسار نے احمدیہ دارالتبلیغ میں "تحریف وید" کے موضوع پر تبادلہ خیالات کیا۔ اس گفتگو کے خاتمہ پر اُس نے اپنی کمیٔ علم کا اعتراف کیا۔ اور خواہش ظاہر کی۔ کہ ہمارے ودوانوں کے ساتھ اس موضوع پر تبادلہ خیالات کیا جائے۔ ہم نے اس کی اس دعوت کو قبول کر لیا۔ لیکن اسکے بعد اُن کی پھر ملاقات نہ ہو سکی۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ نے عیسائیوں، غیر احمدیوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے ہم سے اردو اور ہندی میں اشتہار لکھوائے۔ جو شائع کر دئے گئے۔ اور لکھنؤ کے مختلف محلوں میں خاص اہتمام سے تقسیم کر دیئے گئے۔

## ڈیرہ دون میں تبلیغ احمدیت

۲۲ مارچ کو ہم لکھنؤ سے ڈیرہ دون کے لئے روانہ ہوئے ڈیرہ دون میں مارچ کے آخر میں ایک میلہ جھنڈا صاحب کے نام سے ہوتا ہے جسمیں دُور دُور سے یاتری درشنوں کیلئے آتے ہیں۔ اس سال بھی یہ میلہ بڑا بارونق تھا۔ اور قریباً ایک لاکھ کے قریب یاتری آئے تھے۔ ہم نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہاں کے مہنت شری لکھشمن داس جی کو لکھا کہ ہم اس میلہ پر تبلیغ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے بذریعہ خط منظوری دی اور لکھا کہ آپ بخوشی میلہ پر آکر پرچار کر سکتے ہیں۔ ان کا جواب آنے پر ہم تینوں ڈیرہ دون چلے گئے۔ جب ہم مہنت صاحب کو ملے تو آپ نے کہا۔ کہ چونکہ آپ لوگ میرے کہنے پر آئے ہیں اسلئے آپ ہمارے مہمان ہیں۔ ہم آپکے کھانے اور ٹھہرنے کا انتظام کرینگے۔ چنانچہ انہوں نے ایک اچھی جگہ پر ہمارے ٹھہرنے کا انتظام فرما دیا۔ جس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں۔

## دربار صاحب میں لیکچر

علاوہ انفرادی تبلیغ کے شری مہنت جی نے یہ کہا۔ کہ میری خواہش ہے کہ آپ لوگوں کا لیکچر دربار صاحب میں میری موجودگی میں ہو۔ چنانچہ ہم نے اسے پسند کیا۔ سب سے پہلے گیانی عباداللہ صاحب نے "سکھ گرو اور مسلمان بزرگوں کے تعلقات" پر مبسوط تقریر کی۔ جسمیں آپ نے اور حوالجات کے علاوہ یہ بھی بتایا کہ یہ ڈیرہ دون کا دربار صاحب جسمیں آج ہم اکٹھے ہوئے ہیں حضرت عالمگیر اورنگزیب کا عطا کردہ ہے لیکچر کے دوران میں ایک سکھ نے نماز پر اعتراض کیا۔ اسکے اس اعتراض کو مہنت صاحب اور دیگر حاضرین نے بہت ناپسند کیا لیکن گیانی صاحب نے کہا کہ میرا فرض ہے کہ میں اپنے اس بھائی کے اعتراض کا جواب دوں۔ چنانچہ آپ نے اعتراض کا جواب دیا۔ گیانی صاحب نے گرو گرنتھ صاحب کے بہت سے شبد پڑھ کر سُنائے۔ جن کا اثر خدا کے فضل و کرم سے بہت ہی اچھا رہا۔ جلسہ کے بعد بعض سکھ معززین ہم کو ملے۔ اور معذرت کی۔ کہ خوامخواہ ایک شخص نے بے وقوفی سے لیکچر کو خراب کرنے کی کوشش کی تھی۔ جس کا ہم کو افسوس ہے۔ اس لیکچر کا اثر خدا کے فضل سے بہت ہی اچھا رہا۔ دوسرے دن بھی مہنت جی کے ارشاد کے ماتحت ہم تینوں کی تقاریر ہوئیں۔ سب سے پہلے مولوی عبدالمالک خاں صاحب کی تقریر ضرورت مذہب پر ہوئی۔ اسکے بعد خاکسار کی تقریر "دنیا کے مہاپرش" کے موضوع پر ہوئی جسمیں خاکسار نے یہ ثابت کیا۔ کہ خدا کا یہ ایک اٹل قانون ہے۔ کہ جب بھی دنیا میں گمراہی کا دور دورہ ہوا۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت کے لئے اپنے پاس سے گیان دیکر کسی نہ کسی انسان کو بھیجتا رہا۔ جو کہ اسکی گمراہ شدہ مخلوق کو آستانہ خالق پر لے آتا رہا۔ چنانچہ اسی نے حضرت آدم سے لیکر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک ہزارہا مہاپرش بھیجے۔ جنہوں نے اپنے اپنے وقت پر لوگوں کو ایشوری گیان بتا کر ستیہ مارگ پر چلایا۔

میرے بعد گیانی عباداللہ صاحب کا لیکچر "حضرت بابا نانک صاحب اور مسلمان" کے موضوع پر ہوا۔ دوران تقریر میں حضرت بابا نانک صاحب کے بعض ان شبدوں کی تشریحات کیں جنکو سکھ لوگ عموماً اسلام کی تردید میں پیش کیا کرتے ہیں۔ گیانی صاحب کی تقریر کے بعد بعض سکھوں نے شکایت کی کہ ہمارے گوردوارہ میں اسلام کا کھلا کھلا پرچار کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ دوسرے دن صبح ہی ایک سکھ گیانی نے خواہش ظاہر کی کہ تبادلہ خیالات کیا جائے۔ چنانچہ دربار صاحب میں ہی گفتگو شروع ہوئی۔ دوران گفتگو میں ایک حوالہ گیانی صاحب نے پیش کیا جس کا سکھ گیانی نے انکار کیا۔ مگر جب وہ حوالہ اصل کتاب سے بتایا گیا۔ تو وہ بہت ہی شرمندہ ہوا۔ اس گفتگو کا پبلک پر بہت ہی اچھا اثر رہا۔ تیسرے دن پھر دربار صاحب میں مہنت صاحب کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا۔ سب سے پہلے گیانی عباداللہ صاحب نے تقریر کی۔ جس کا موضوع تھا "جماعت احمدیہ اور بابا نانک صاحب" جسمیں آپ نے مختلف حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ جماعت احمدیہ حضرت بابا نانک صاحب کو ایک ولی اور عارف باللہ خیال کرتی ہے۔ اسکے بعد خاکسار کا لیکچر پرماتما کا پیارا وہی ہے جو کہ تمام بھگتوں کو مانے۔ میرے بعد مولوی عبدالمالک خانصاحب کا لیکچر انسانی پیدائش کی غرض پر ہوا۔ ان لیکچروں کا اثر خدا کے فضل و کرم سے اچھا رہا۔ یہاں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ جب ہم دربار صاحب میں آئے۔ تو اسوقت کیرتن ہو رہا تھا۔ لیکن جب مہنت صاحب نے ہم لوگوں کو آتے ہوئے دیکھا۔ تو فوراً کیرتن بند کرا دیا۔ اور ہمیں کہا۔ کہ اب آپ لوگ ہمیں کچھ سُنائیں۔

۲۶ مارچ کو چونکہ جھنڈا صاحب بند کرنا تھا۔ یعنی دربار کی طرف سے ایک بہت بڑا لکڑی کا جھنڈا نصب کیا جاتا تھا۔ جو کہ قریباً ۱۰۰ فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ سب سے پہلے اس لکڑی کے جھنڈے کو کپڑوں سے صاف کرتے ہیں۔ اور اس کے بعد اس کو گھی سے خوب دھوتے ہیں۔ اور پھر اس پر گنگا کا پانی ڈال کر اس کو کپڑوں سے صاف کرتے ہیں۔ اس کے بعد اس لکڑی کے تنہ پر مختلف ریشمی کپڑے لوگ چڑھاتے ہیں۔ سب سے اوپر دربار کی طرف سے ایک مخمل کا خول اوپر سے نیچے تک چڑھایا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد جھنڈا کو ہزاروں آدمی مل کر سیدھا کرتے ہیں۔ اس وقت تمام شہر کے رؤسا اور افسران جمع تھے۔ اس خاص موقعہ پر دربار صاحب کی طرف سے ہمارے لیکچروں کا انتظام بذریعہ آلہ نشر الصوت کیا گیا۔ لیکن عین وقت پر بجلی کا کنکشن نہ ملنے کی وجہ سے لیکچر نہ ہو سکے شہر کے رؤسا اور افسران سے ہمارا تعارف کراتے ہوئے مہنت صاحب نے کہا۔ کہ یہ لوگ قادیان سے آئے ہیں۔ اور اچھے اپدیش کرتے ہیں۔ اس پر ان تمام معززین نے یہ خواہش کی۔ کہ مہاراج ان کے لیکچر ہمیں بھی سنائے جائیں۔ چنانچہ ۲۸ مارچ کو دربار صاحب میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مہاراج لکشمن داس جی مہنت دربار صاحب ہوا۔ جس میں شہر کے معززین افسران بالا بھی کثرت سے شامل ہوئے۔ ہمارا پروگرام ۲۷ کی صبح کو جانے کا تھا۔ جب ہم سامان وغیرہ باندھ کر مہنت جی سے ملنے گئے۔ تو آپ نے کہا کہ میں نے شہر کے معززین کی خواہش پر ایک جلسہ کا انتظام کیا ہے۔ اس لئے آپ کو جانے نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ ان کے اصرار پر ہم ٹھہر گئے جلسہ میں سب سے پہلے مولوی عبد المالک خان صاحب کا لیکچر "دنیا کا محسن اعظم" کے موضوع پر ہوا۔ جس میں آپ نے ان بعض احسانات کا مفصل ذکر کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نوع انسان پر کئے ہیں۔ خاکسار کا لیکچر "ورتمان اشانتی کا اپائے" کے موضوع پر ہوا۔ میرے بعد گیانی عباد اللہ صاحب کا لیکچر اتحاد بین الاقوام پر ہوا۔ ان لیکچروں کا اثر خدا کے فضل وکرم سے بہت ہی اچھا رہا۔ لیکچروں کے بعد شہر کے معززین نے ہم سے ملاقات کی اور کہا۔ کہ ہم آپ کے لیکچروں کا انتظام کھلے میدان میں کرتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمارا پروگرام مقرر تھا۔ اس لئے معذرت کی۔ اور وعدہ کیا۔ کہ جب دوبارہ دورہ پر آئیں گے۔ تو اس وقت آپ انتظام کر سکتے ہیں۔

### انفرادی تبلیغ گفتگوئیں اور ملاقاتیں

لیکچروں کے علاوہ یاتریوں میں انفرادی تبلیغ بھی ہوتی رہی۔ گورمکھی اور ہندی کے ٹریکٹ کثرت سے تقسیم کئے گئے۔ جن کو لوگوں نے خوشی سے پڑھا۔ اس کے علاوہ کانشی کے پنڈت شنکر دت شاستری سے کلکی اوتار کے بارے میں بات چیت ہوئی۔ جو کہ ۱½ گھنٹہ تک جاری رہی۔ گفتگو کے وقت لوگ کافی جمع تھے۔ ہمارے دلائل سن کر آخر میں اس نے معذرت کی۔ کہ میں نے اس مسئلہ پر ابھی زیادہ غور نہیں کیا۔ اب غور کرونگا واقعی آپ کی باتیں اس قابل ہیں۔ کہ ان پر وچار کیا جائے۔

اس کے علاوہ پنڈت بھگوتی پرشاد سے جو کہ سنسکرت کے بہت بڑے وِدوان تھے گوشت خوری پر گفتگو ہوئی۔ جب ہماری طرف سے گوشت خوری کے حق میں وید اور دیگر شاستروں سے حوالہ جات پیش کئے گئے۔ تو وہ حیران ہو گئے۔ اس گفتگو کا بھی اچھا اثر رہا۔

سناتن دھرم کی سب سے بڑی درسگاہ رشی کل ہردوار کے پرنسپل بھی وہاں تشریف لائے تھے۔ ان سے بھی بعض مسائل پر گفتگو ہوئی۔ جس سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے۔ اور کہا کہ آپ ضرور ہردوار آئیں میں رشی کل میں آپ لوگوں کے لیکچروں کا انتظام کروں گا۔

سکھوں کے ایک شاعر گیانی پرتاپ سنگھ جی کنول سے ہماری ملاقات ہوئی۔ دوران ملاقات میں ان کو سلسلہ کے عقائد اور نظام سے آگاہ کیا گیا۔ اور جلسہ پر آنے کی دعوت دی گئی۔ جس کو آپ نے بخوشی قبول کیا۔ اور آنے کا وعدہ کیا اس کے علاوہ گیانی سوجیت سنگھ جی سے ملاقات کی گئی۔ آپ کسی زمانہ میں دربار صاحب امرتسر



وی پی وصول کرنا دفتر سے تعاون کرنا ہے لہذا وی پی ضرور وصول فرمالیجئے۔

## قادیان میں ایک جدید محلہ کی تجویز

### زمین خریدنے والے خواہشمندوں کے لئے خوشخبری

کچھ عرصہ سے قادیان میں قابل فروخت مکنی اراضی قریباً قریباً ختم ہو چکی ہے۔ مگر اس کے مقابل پر باوجود قیمتوں میں اضافہ ہو جانے کے زمین خریدنے کے متعلق دوستوں کی خواہش دن بدن ترقی پر ہے۔ اس صورت حال کے پیش نظر قادیان میں ایک جدید محلہ کے افتتاح کی تجویز کی گئی ہے۔ تاکہ دوستوں کی خواہش پوری کی جا سکے۔ اور آبادی کی ترقی برکت کا موجب ہو یہ جدید محلہ جس کا نقشہ اس وقت زیر تجویز ہے۔ محلہ دار الصحة کے بالمقابل جانب جنوب واقعہ ہے۔ اور اس کا فاصلہ ریلوے سٹیشن سے پانچ منٹ سے زیادہ نہیں اس محلہ میں غالباً ستر اسی کنال کے قریب قطعات قابل فروخت نکل سکیں گے۔ قیمتیں زیر تجویز ہیں۔ جن کا انشاء اللہ عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ مگر بہرحال جو قیمت بھی مقرر کی جائے گی۔ وہ نقد وصول کی جائے گی۔ جو دوست اس جدید محلہ میں زمین خریدنا چاہیں۔ وہ اپنے اسما اور پتوں اور رقبہ قابل خرید سے خاکسار کو جلد تر مطلع فرمائیں۔ مگر یہ خیال رہے۔ کہ جب تک کسی صاحب کی طرف سے پوری قیمت وصول نہ ہو جائے گی۔ ان کے لئے کوئی قطعہ ریزرو نہیں رکھا جائیگا۔ یہ اطلاع صرف دوستوں کی خواہش کا اندازہ کرنے کے لئے حاصل کی جا رہی ہے۔ والسلام

خاکسار

مرزا بشیر احمد قادیان $\frac{3}{43}$ ۲۸



درخواست دعا ۔ ممباسہ ۱۱ اپریل برادر محمد عالم صا. نے بذریعہ تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں [illegible] کیا ہے کہ میں سخت بیمار ہوں دل کے فعل کی بے قاعدگی کے باعث تمام جسم متورم ہو گیا ہے۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

میں ہیڈ گرنتھی رہ چکے ہیں۔ آپ ہماری تقریروں اور گفتگو سے اس قدر خوش ہوئے۔ کہ آپ نے ہمیں پٹیالہ آنے کی دعوت دی۔ اور کہا کہ میں کوشش کر کے ضرور آپ کے لیکچر وہاں کراؤنگا۔ نیز انہوں نے ہمارا پتہ وغیرہ بھی لکھ لیا۔ اس کے علاوہ ہماری جائے قیام پر بھی اکثر ہندو سکھ آتے رہے۔ جن کو ہم سلسلہ کے عقائد اور نظام سے واقفیت بہم پہنچاتے رہے۔

## ایک اہم واقعہ

۲۵ مارچ کو جب مولوی عبدالمالک خانصاحب لیکچر دے رہے تھے اور کئی ہزار کی حاضری تھی۔ تو ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ فرمایئے۔ تو اس نے کہا کہ یہ جو آپ اسلام کی تعلیم پیش کر رہے ہیں۔ اگر یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ تو پھر مسلمانوں کا عمل اسکے خلاف کیوں ہے۔ پس یا تو مسلمان مسلمان نہیں ہے اور یا اسلام کی وہ تعلیم نہیں جو کہ آپنے بیان فرمائی ہے۔ اسپر مولوی صاحب نے تفصیل کے ساتھ سمجھایا۔ کہ اسلام دراصل وہی ہے جس کو میں نے پیش کیا ہے۔ اگر اسوقت کے مسلمان اسلام پر قائم ہوتے تو خدا انکی راہنمائی کیلئے کسی انسان کو نہ بھیجتا۔ اسی لئے اس نے مسلمانوں کی راہنمائی کیلئے قادیان کی چھوٹی سی بستی میں اپنے پیارے کو اپنا ایلچی بناکر بھیجا۔ تا وہ اسلام کی پاک تعلیم کو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ الغرض خدا کے فضل و کرم سے یہ سفر تبلیغ بہت ہی اچھا رہا۔ آخر ۲۸ مارچ کی شام کو ہم وہاں سے کاسگنج اور قائم گنج کیلئے روانہ ہو گئے۔

## تنظیم اطفال احمدیہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش ہے کہ ہر سات سے پندرہ سال کی عمر کا بچہ مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخ مجلس اطفال کا رکن ہو۔ گو ابھی تک حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف قادیان کے بچوں کے لئے اسے لازمی قرار دیا ہے۔ مگر حضور کی خواہش کے پیش نظر ہر جگہ ہر احمدی بچہ کو اس کا رکن بننا چاہیئے۔ قائدین۔ زعماء۔ مربیان اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ و امراء حضرات سے التماس ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ فرماویں۔ اگر انکے ہاں مجلس اطفال قائم نہیں تو اس کا قیام عمل میں لاویں اور اگر مجلس قائم ہے لیکن بعض بچے اطفال اس تنظیم میں شامل نہیں تو انہیں شامل کرنیکی کوشش فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم شعبۂ اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

## اطفال کا ماہانہ چندہ

اطفال احمدیت میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ اپنے اوپر کچھ چندہ لازم کرے اور ہر ماہ باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتا رہے۔ قائدین۔ زعماء اور مربیان اصحاب سے التماس ہے کہ وہ ہر طفل سے ایک معین رقم کا وعدہ لیں اور پھر بالالتزام وصول کرتے رہیں۔

خاکسار مشتاق احمد مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

## ایک تجربہ کار کلرک کی ضرورت

نظارت امور خارجہ کو ایک ایسے کلرک کی فوری ضرورت ہے جو انگریزی میں دفتری خط و کتابت۔ ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کا تجربہ رکھتا ہو۔ نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کیساتھ مخلصانہ تعلقات رکھتا ہوں۔ ضرورتمند احباب بمعہ تصدیق و سفارش امیر یا صدر کے درخواستیں براہ راست میرے پاس بھیجدیں۔ (ناظر امور عامہ)

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**دہلی۔** ۸ اپریل۔ انڈین کمانڈ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ برما میں اراکان کے محاذ پر گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ ایک جاپانی دستہ نے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر برطانوی توپوں سے سخت نقصان اٹھا کر پیچھے ہٹ گیا۔ اتحادی طیاروں نے سنٹرل برما میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملے کئے۔ اور شواپچ کے ہوائی اڈہ کو نشانہ بنایا گیا۔ ونتھو کے ریلوے سٹیشن پر بھی حملہ کیا گیا۔

**لنڈن** ۸ اپریل۔ آج ہوس آف کامنز میں مسٹر ایڈن نے اپنے امریکہ اور کینیڈا کے دورہ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا اب تک مجھے جتنے بھی کاموں پر بھیجا گیا۔ ان میں سے ایک بھی بنیادی طور پر اتنا ضروری اور مفید نہ تھا۔ جتنا یہ دورہ تھا۔ میں نے مسٹر روزولیٹ کے ساتھ اتحادی ملکوں کی جنگی چالوں پر گفتگو کی۔ سیاسی میل جول اور اتحادی ممالک کی آئندہ پالیسی کے بارہ میں پورا پورا سمجھوتہ کیا گیا۔ وزیر ہند نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ بنگال کے وزیر اعظم کو گورنر نے الگ نہیں کیا۔ بلکہ انہوں نے خود استعفےٰ دیا۔

**لنڈن** ۸ اپریل۔ ٹیونیشیا میں رومیل کی افواج ایک ایسے علاقہ میں گھیر دی گئی ہیں۔ جو دو سو میل لمبا اور چالیس سے ستر میل تک چوڑا ہے۔ اس کے ایک طرف پہاڑیوں کا سلسلہ ہے جن سے جرمن اب بچاؤ کا کام لیں گے۔ وہ ان کے دروں کو قلعہ بند کر رہے ہیں۔ باقی دونو طرف سمندر ہے۔ جہاں اتحادی جہاز گولہ باری کے لئے کھڑے ہیں۔ آٹھویں فوج کا ایک دستہ شمال کی طرف دشمن کا پیچھا کر رہا ہے۔ اور دوسرا مغرب کی طرف گافسا جانے والی سڑک کے ساتھ ساتھ امریکن فوجوں سے آملا ہے۔ اور اس سے اتحادیوں کو رسد اور کمک کا ایک اور رستہ مل گیا ہے۔

**لنڈن** ۸ اپریل اتحادی طیاروں نے اٹلی کی بندرگاہ نیپلز اور سسلی کی بندرگاہ مسینا پر سخت حملے کئے۔

**ماسکو۔** ۸ اپریل۔ دریائے ڈونیٹز کے مغربی کنارے پر روسیوں نے چوکیوں کو مضبوط کر لیا ہے۔ ڈونٹز اور برہاٹس کے درمیان جرمنوں نے حملہ کیا مگر اسے روک دیا گیا۔

**کلکتہ۔** ۹ اپریل۔ افسوس کے ساتھ اس امر کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آج صبح چھ بجے مولانا ابوالکلام آزاد کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا

**لنڈن** ۹ اپریل۔ امریکن ہوائی بیڑہ مقیم برطانیہ کے ہیڈ کوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے کہ گزشتہ یکشنبہ و دوشنبہ کو امریکن اڑن قلعوں نے فرانس اور بلجیم پر جو حملے کئے تھے۔ ان میں دشمن کے ستر طیارے برباد کئے گئے۔

**واشنگٹن** ۹ اپریل امریکن بحری محکمہ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ گوڈالکنال میں چہارشنبہ کی صبح کو ۹۸ جاپانی طیاروں نے امریکن جہازوں پر زبردست حملہ کیا مگر ان میں سے ۲۷ برباد کر دیئے گئے۔ سالومنز میں جاپانیوں نے اس سے قبل اتنا بڑا حملہ کبھی نہ کیا تھا۔

**دہلی** ۹ اپریل۔ برطانی طیاروں نے برما میں Mahlaing میں جاپانی ریلوے یارڈوں پر حملے کئے۔ رنگون کے علاقہ میں ریلوے لائنوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔

**ماسکو** ۹ اپریل۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں روس کی لڑائی میں کوئی ادل بدل نہیں ہوا۔ ازیوم کے جنوب میں روسیوں نے مقامی طور پر دشمن کو پیچھے ہٹا کر اپنی پوزیشن کو بہتر بنا لیا ہے۔ ازیوم سے بیلگراڈ تک جرمن ہائی کمانڈ اپنی فوجوں کو از سر نو منظم کر رہا ہے۔ برف پگھلنے کی وجہ سے دریائے دونٹز میں پانی چڑھا ہوا ہے۔ اور جرمنوں کے لئے اسے عبور کرنا روز بروز مشکل ہو رہا ہے۔

**لنڈن** ۹ اپریل۔ کل برطانی طیاروں نے شمالی فرانس میں دشمن کے اہم ٹھکانوں پر شدید حملے کئے۔

**لنڈن** ۹ اپریل۔ شمالی افریقہ میں برطانیہ کی پہلی فوج نے بدھ کی صبح کو ایک نیا حملہ شروع کیا تھا۔ جس میں اسے کامیابی ہو رہی ہے۔ پہلے ہی دو گھنٹہ میں وہ پانچ میل آگے بڑھ گئی اور تین اہم ٹھکانوں پر قبضہ کر لیا۔ یہ علاقہ بہت دشوار گزار ہے اور رسد کا سامان خچروں پر لانا پڑتا ہے۔ گاڑیاں یہاں نہیں چل سکتیں۔ جنوبی ٹیونیشیا میں آٹھویں فوج وادی اکارٹ سے ۱۵ میل آگے بڑھ چکی ہے۔ اور اب ایک ایسی جگہ پہنچ گئی ہے جہاں کی



Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان میں سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر